Regd No. P-67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ہفتہ وار بدر قادیان

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ
سالانہ چھ روپے
ششماہی ۵۰-۳
ممالک غیر ۵۰-۷
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۹ | ۲۹ فتح ۱۳۳۹ ہش | ۱۰ رجب ۱۳۸۰ھ | ۲۹ دسمبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۵۲

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۳ دسمبر (بوقت گیارہ بجے دن) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ

"اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ نسبتاً بہتر ہے
درد نقرس میں بھی افاقہ ہے"

احباب اپنے پیارے امام کی شفائے کاملہ عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے درد و الحاح اور التزام کے ساتھ دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے حضور کو جلد صحتیاب فرمائے۔ آمین۔

قادیان - ۲۷ دسمبر - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے مورخہ ۲۴ دسمبر کو مع دیگر ڈیڑھ سو احباب قادیان چند روز کے لئے پاکستان تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حامی و ناصر ہو اور بخیریت واپس لائے آمین۔

قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۶۹واں سالانہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہو گیا

افریقہ - برما - پاکستان اور ہندوستان کے قریباً بارہ سو احمدیوں کا اجتماع

حضرت امام جماعت احمدیہ کا روح پرور پیغام - علماء سلسلہ کی علمی تقاریر - مجالس ذکر کا انعقاد اور پرسوز اجتماعی دعائیں

قادیان - ۲۵ دسمبر - خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ مورخہ ۱۶-۱۷-۱۸ دسمبر ۱۹۶۰ء کو قادیان میں جماعت احمدیہ کا انہترواں سالانہ جلسہ اپنی سابقہ روایات کے مطابق بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ خالص روحانی ماحول میں احمدیت کے دائمی مرکز قادیان میں اپنے محبوب امام کا روح پرور پیغام اور علماء سلسلہ کی بلند پایہ علمی و روحانی تقاریر سننے۔ مقامات مقدسہ کی زیارت کرنے۔ ان کی برکات سے متمتع ہونے اور اجتماعی دعاؤں میں شرکت کرنے کے لئے شمع احمدیت کے قریباً بارہ سو پروانے جمع ہوئے۔ الہام الٰہی یاتون من کل فج عمیق کی صداقت کے یہ جیتے جاگتے نشان اندرون ملک کے مختلف علاقوں، بنگال بہار - اڑیسہ - بمبئی - آندھرا - میسور - کیرالہ یوپی - سی پی اور دہلی سے اپنے مقدس مرکز میں کھچے چلے آئے - اور ایک خاص تعداد جموں - کشمیر اور پونچھ کے علاقوں سے شریک جلسہ ہوئی -

دو سو کے قریب احباب بصورت قافلہ پاکستان سے تشریف لائے اور بعض دوست اپنے انفرادی پاسپورٹ پر شریک جلسہ ہوئے اس طرح پاکستانی زائرین کی مجموعی تعداد ۲۸۴ کے لگ بھگ ہو گئی۔ علاوہ ازیں افریقہ اور برما کے بعض دوست بھی دور دراز کا سفر کر کے ان مبارک ایام کی برکات سے متمتع ہونے کے لئے تشریف لائے فالحمد للہ علی ذالک -

جلسہ کے انتظامات کے لئے اس سال بھی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے افسر جلسہ سالانہ مقرر کیا گیا تھا - جلسہ کے آغاز سے کافی روز پہلے قادیان کے جملہ درویشان کرام نے آپ کی نگرانی میں بڑے ہی اخلاص، محبت اور جفاکشی اور محنت کے ساتھ ضروری انتظامات کے سلسلہ میں کام شروع کر دیا تھا - اور جلسہ کی مقررہ تاریخوں سے قبل یہ کام ختم ہو گیا تھا -

جلسہ کی تاریخوں سے قبل ہی جب مہمانوں کی آمد شروع ہوئی تو ان کی خدمت و تواضع کے سلسلہ میں جس کسی درویش کی ڈیوٹی لگائی گئی اس نے بڑی سرگرمی اور خلوص سے اسے ادا کیا - اور مہمانوں کو ہر ممکن آرام و سہولت بہم پہونچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا - فجزاھم اللہ احسن الجزاء -

قادیان کے جلسہ میں شمولیت کے لئے پاکستان سے آنے والے قافلہ کی آمد و روانگی کا اب تک یہی طریق رہا کہ یہ قافلہ لاہور سے بسوں پر جلسہ کی مقررہ تاریخوں سے ایک روز قبل قادیان پہونچ جاتا اور چار روز قادیان میں قیام کر کے پانچویں روز انہی بسوں پر لاہور کے لئے روانہ ہو جاتا - مگر اس سال ایک نیا تجربہ ہوا جب کہ خلاف معمول قافلہ کو بسوں پر آنے کی اجازت نہ ہوئی بلکہ لاہور سے بذریعہ ریل آنا پڑا - اور ساتھ ہی قادیان میں قیام کے لئے صرف جلسہ کے تین دن ہی دئے گئے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پاکستانی قافلہ مورخہ ۱۵ دسمبر کو لاہور سے تین بجے سہ پہر روانہ ہوا - اور پھر ریل ہی میں امرتسر سے رات ۸½ بجے کی گاڑی سے قادیان آیا -

ریل کے ذریعہ قافلہ کے سفر کی پابندی کی اطلاع ملنے پر افسر جلسہ سالانہ کی طرف سے قبل از وقت امرتسر تا قادیان ٹرین کی دو بوگیاں ریزرو کرانے کا انتظام کر لیا گیا تھا امرتسر کے محکمہ ریلوے - محکمہ کسٹم اور محکمہ پولیس نے اس سلسلہ میں ہمدردانہ تعاون دیا چنانچہ بوگیوں کی ریزرویشن کی وجہ سے رات کی شدید سردی اور پھر بٹالہ میں گاڑی تبدیل کرنے کی تکلیف کی بہت حد تک روک تھام ہو گئی -

لنگر خانہ کی طرف سے قافلہ کے مہمانوں کا کھانا قادیان میں تیار کروا کر چار مستعد اور مضبوط نوجوانوں کے ذریعہ امرتسر بھجوا دیا گیا تھا۔ جو قافلہ کے مہمانوں نے امرتسر تا قادیان کے سفر میں ریل کے اندر ہی تناول فرمایا -

قادیان کے ریلوے سٹیشن پر قافلہ کی سہولت کے لئے درویشان کرام اور بیرون ہندوستان سے آئے نوجوان مہمانوں نے اپنی خدمات پیش کیں - بعض مقامی غیر مسلم دوستوں نے بھی مہمانوں کے لئے سواریوں اور بار برداری کے سلسلہ میں خاص تعاون دیا فجزاھم اللہ احسن الجزاء -

محلہ احمدیہ میں پہونچ جانے پر تمام مہمانوں کو جلد از جلد ان کی فرودگاہوں میں پہونچا دیا گیا - وقتی طور پر جگہ کی تنگی کسی قدر محسوس ہوئی مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جلد ہی اس دقت کو بھی دور فرما دیا اور متعلقہ کارکنان نے الہام الٰہی وسع مکانک کو اور ہی شان سے پورا ہوتے دیکھ کر جو روحانی حظ اٹھایا وہ بڑا ہی ایمان افزا تھا - !!

جلسہ کے تقریری پروگرام کی کسی قدر تفصیلی روئداد دوسری جگہ درج ہے - اس سال پاکستانی قافلہ کی جلد واپسی کے پیش نظر تین دنوں میں بجائے چھ اجلاسات کے پانچ اجلاس ہوئے - یعنی پہلے اور دوسرے روز تو حسب سابق دو دو اجلاس ہوتے لیکن تیسرے روز صرف ایک ہی اجلاس ہو سکا کیونکہ اسی روز رات کے وقت پاکستانی قافلہ کو بہر حال واپس جانا تھا - لہٰذا اس روز کے دوسرے اجلاس کو اضطراراً تخفیف میں لانا پڑا -

حسب دستور سابق اس سال بھی مستورات کے لئے الگ باپردہ جلسہ گاہ کا انتظام تھا - پہلے اور آخری دن مردانہ جلسہ گاہ کا پروگرام بذریعہ لاؤڈ سپیکر زنانہ جلسہ گاہ میں سنایا جاتا رہا - البتہ درمیانی روز یعنی ۱۷ دسمبر کو مستورات کا علیحدہ پروگرام تھا - تینوں روز احمدی مستورات کے علاوہ ایک کافی تعداد میں غیر مسلم خواتین بھی شریک جلسہ ہوتی رہیں اور خاص دلچسپی سے پروگرام سنتی رہیں -

پاکستانی قافلہ کی واپسی پر قادیان میں حاضر الوقت احباب کی ایک بڑی تعداد نے قادیان کے ریلوے سٹیشن پر اپنے بھائیوں کو الوداع کہا - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی - قافلہ کو یہ رات امرتسر اسٹیشن پر گذارنی تھی اور اگلی صبح کو پاکستان جانے والی ٹرین میں سوار ہونا تھا اس لئے

(باقی چھٹے صفحہ کالم ۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا

ہفت روزہ بدر قادیان

جلسہ سالانہ قادیان کے مختصر کوائف

مورخہ ۲۹؍ دسمبر ۱۹۶۰ء

الحمدللہ۔ قادیان کا جلسہ سالانہ بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ مختلف علاقوں سے تشریف لانے والے احباب بھی علیٰ طور اپنے روحانی مسکن میں چند روز قیام کرنے اور برکات سے متمتع ہونے کے بعد اپنے اپنے وطنوں کو لوٹ گئے۔

قادیان میں مہمانانِ کرام کی تشریف آوری اجتماعی رنگ میں ان کے قیام کے لئے حسب دستور سابق امسال بھی تعلیم الاسلام سکول۔ مدرسہ احمدیہ اور بورڈنگ کے کمرے استعمال میں لائے گئے۔ اہل و عیال سمیت تشریف لانے والے مہمانوں کے آرام اور سہولت کے پیشِ نظر بعض کو تو درویشانِ کرام ہی کے مکانات کے ایک ایک حصہ میں جگہ دی گئی اور بعض خاندانوں کو احمدیہ لفرت گرلز سکول کی بلڈنگ (یعنی دیوان خانہ مرزا گل محمد صاحب مرحوم) میں ٹھہرایا گیا۔ ماسوا اس کے الدّار کا بڑا حصہ بھی مسیح پاک کے مہمانوں کے لئے کھلا رہا۔ اور ایک خاصی تعداد نے اس مبارک مقام میں قیام کرنے کی سعادت حاصل کی اور حسب توفیق اس کی برکات سے متمتع ہوئے۔ اس طرح سبھی جگہوں میں مہمانانِ کرام کے قیام کا نقطہ نظر تسلی بخش انتظام رہا۔

اگر ایک طرف مقامی درویشان نے مسیح پاک کے مہمانوں کی خدمت و تواضع کی سعادت حاصل کی تو دوسری طرف اکناف عالم سے آنے والے ان شمعِ احمدیت کے پروانوں نے مقاماتِ مقدسہ کی برکات سے خوب خوب روحانی فائدہ اٹھایا۔ مسجد مبارک۔ مسجد اقصیٰ۔ بیت الدعا۔ بہشتی مقبرہ۔ منارۃ المسیح وغیرہ مقامات کی زیارت اور ان میں عبادت و دعا کے ہر ممکن موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ اور جتنا عرصہ احباب کا قادیان میں قیام رہا۔ ذکر الٰہی اور اسلام و احمدیت کی عالمگیر روحانی ترقی۔ اور حضرت امام ہمام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے پرسوز دعاؤں ہی میں شب و روز گزرے۔ خدا تعالےٰ سب کی دعاؤں کو بپایۂ قبولیت جگہ دے اور ان کی دلی مرادیں پوری کرے ان کے اموال میں برکت دے ہر قسم کے دنیوی فکر و بلا سے انہیں محفوظ و مصئون رکھے۔ آمین

ایک لمبے عرصہ سے امساکِ باراں کے باعث پنجاب میں خشک سردی کی شدت رہی جس سے نزلہ زکام انفلوائنزا اور اسی قسم کی دوسری بیماریوں کا بڑا اندیشہ تھا۔ مگر یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہوا کہ سوائے معمولی قسم کے چند کیسز کے سب طرح خیریت رہی۔ ایام جلسہ میں بھی مہمانانِ کرام کو طبی امداد بہم پہنچانے کے لئے مقامی احمدیہ شفاخانہ نے مخلص اور ہمدرد عملہ نے قابلِ قدر خدمات انجام دیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ بہرحال جلسہ میں شمولیت کے بعد جملہ مہمانانِ کرام بخیریت و لصحت مرکز احمدیت سے رخصت ہوئے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

انتظام جلسہ کے ماتحت صفائی کے لئے جو عملہ سلسلہ کی طرف سے رکھا گیا تھا۔ اس کی طرف سے نیز میونسپل کمیٹی قادیان کی طرف سے علاقہ احمدیہ کے بازاروں اور گلی کوچوں کی صفائی کا خاطر خواہ انتظام رہا۔

جلسہ کے ہر سہ ایام کے تمام اجلاسات میں احمدی حضرات کے علاوہ ایک خاصی تعداد میں غیر مسلم حضرات بھی جلسہ کی کارروائی سننے کے لئے تشریف لاتے رہے جن میں عام زمیندار دیہاتی دوستوں کے علاوہ اچھے تعلیم یافتہ کالج کے سٹوڈنٹس اور پروفیسر صاحبان بھی تھے۔ علماء سلسلہ کی علمی اور روحانی تقاریر سے اپنے اپنے رنگ میں لطف اندوز ہوتے رہے۔ اور بعض غیر مسلم حضرات اپنے پاکستانی دوستوں کی ملاقات کی خاطر بیرون جات سے بھی تشریف لائے۔ اس طرح قادیان کا یہ مبارک جلسہ ان سب لوگوں کے ملاپ کا بھی باعث بنا جو پہلے ہوئے عام حالات میں شاید ممکن نہ تھا۔!

گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی پاکستانی قافلہ کے امیر مکرم چودھری اسد اللہ خان صاحب ہی مقرر ہوئے تھے مگر قافلہ کی روانگی سے صرف دو روز قبل ہی موصوف کو فالج کا حملہ ہوگیا۔ اس معذوری کے پیشِ نظر ان کی جگہ مکرم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے امیر قافلہ کے فرائض سرانجام دئے۔ بایں ہمہ چودھری صاحب کی عدم شمولیت مختلف مواقع پر بڑی شدت کے ساتھ محسوس کی جاتی رہی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے جلد شفایاب فرمائے۔ اور بڑھ چڑھ کر دینی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یوں تو محلہ احمدیہ کی ہر سہ مساجد میں باجماعت پنجگانہ نمازوں کا بدستور التزام رہا۔ لیکن مسجد مبارک میں روزانہ باجماعت نمازِ تہجد کی ادائیگی کے علاوہ بعد نماز فجر علماء سلسلہ نے باری باری قرآن کریم اور احادیث نبویہ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا۔ ایک روز مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب مربی کراچی نے سیرت مسیح موعود علیہ السلام کے روح پرور موضوع پر ولولہ انگیز تقریر کی جس میں آپ نے وسّع مکانک اور یاتیک من کل فج عمیق۔ یاتون من کل فج عمیق کے الہامات پر روشنی ڈالی اور حضرت مسیح پاک کے عہد خوشتر کی بعض ایمان افروز روایات بیان کیں۔

مورخہ ۱۸؍ دسمبر کو بعد نماز فجر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری نے اشاعتِ لٹریچر کے تذکرہ میں سلسلہ کے اخبارات و رسائل کی خریداری اور ان سے علمی و روحانی استفادہ کی تلقین کی اور سلسلہ کے لٹریچر کے افادی پہلو پر مؤثر رنگ میں روشنی ڈالی اور خصوصیت سے نوجوانوں کو علمی جہاد میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔

جلسہ سالانہ کے آخری روز باجماعت طور پر نماز ظہر و عصر مسجد اقصیٰ میں ادا کرنے کا پروگرام رکھا گیا۔ جس کے بعد تمام احباب جنازہ گاہ (واقع بڑا باغ) میں پہنچ کر حضرت مولوی فخرالدین صاحب (والد مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب فاضل انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ) کی نماز جنازہ کے لئے تشریف لے گئے۔ مرحوم نے ۱۹۴۷ء میں وفات پائی تھی۔ اب ان کی نعش (باقیات) کو بچہ قبرستان سے بہشتی مقبرہ میں منتقل کیا گیا ہے۔ محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور ان کو صحابہ کے قطعہ خاص میں دفن کیا گیا۔

اس موقعہ پر محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر تمام احباب سمیت اجتماعی دعا کی۔ ہر طرف ہچکیوں اور سسکیوں کی آوازیں تھیں ان پرسوز التجاؤں کا سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا۔ بالآخر دعا ختم ہوئی تو احباب پرنم آنکھوں کے ساتھ مزار مبارک اور بہشتی مقبرہ سے رخصت ہوئے۔

جلسہ کے تمام کارکنان کا شکریہ

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ قادیان

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جلسہ گاہ کی تیاری۔ اندرون محلہ اور بہشتی مقبرہ کی صفائی۔ کسیر یا پرالی کی فراہمی اور اجناس کی خرید وغیرہ بہت سے کام ایسے ہوتے ہیں جنہیں ہنگامی طور پر جلسہ کے ماقبل عین ملحقہ ایام میں سرانجام دینا ہوتا ہے۔ اور یہ سارے کام ہر سال درویشوں کے مخلصانہ تعاون ہی سے انجام پاتے ہیں۔ اور ہمارے درویش شوق فراواں اور جذبہ محبت و خلوص سے جھاڑو ہاتھوں میں لئے اور مٹی کی ٹوکریاں سر پر اٹھائے یہ وقار عمل مناتے ہیں۔ چنانچہ اس سال بھی کئی روز تک وقار عمل ہوتا رہا۔ اور عمل کا یہ پرجوش مخلصانہ مظاہرہ ایک زندہ اور فعال قوم کے درخشندہ مستقبل کی نشاندہی کرتا رہا۔ مگر اس سال یہ عمل ایک بار ختم کر کے دوبارہ پڑا۔ اور وہ اس طرح کہ قافلہ پاکستان کو لبسوں پر آنے کی اجازت نہ مل سکی اور اسے بمجبوری ریل کے ذریعہ آنا پڑا اور ہمارے تمام کارکنان کا کام دوگنا ہوگیا۔ اور لبسوں کی صورت میں تو یہ ہوتا تھا کہ ہمارے تمام کارکنان مقامی اجتماعی کام ختم کر چکے ہوتے تھے اور اب صرف استقبال و الوداع اور مہمان نوازی کی خدمات باقی ہوتی تھیں۔ لیکن ریل کی پابندی نے کام کی نوعیت بدل دی۔ کئی کئی کارکنوں کو کئی کئی روز تک امرتسر بٹالہ وغیرہ کے سفر پر رہنا پڑا۔ قافلے کو امرتسر پہنچ کر ریسیو کرنا اور پھر امرتسر جا کر الوداع کہنا پڑا۔ سردی بلا کی تھی۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ ہمارے کارکن بھی جنّ ہی تھے۔ الحمدللہ کہ ہمارے سارے کام بخیر و خوبی انجام پا گئے۔ بھارت سے آئے ہوئے بہت سے احباب نے تعاون دیا یہ ہم سب کا مشترکہ کام تھا۔ میں ان تمام کارکنان اور معاونین خصوصی کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر بخشے۔

اس کے ساتھ ہی میں دور دراز کا سفر اختیار کر کے تشریف لانے والے دیگر معزز حضرات کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار مرزا وسیم احمد افسر جلسہ سالانہ قادیان

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۶۰ء کے لئے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا ایمان افروز اور روح پرور

پیغام

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

برادرانِ بھارت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ہمیں قادیان سے گئے ہوئے تیرہ ۱۳ سال ہو گئے ہیں۔ اور تیرہ ۱۳ سال کا عرصہ کوئی معمولی عرصہ نہیں ہوتا۔ یہ زمانہ اپنی صعوبتوں اور مشکلات کے لحاظ سے ایک بڑا لمبا اور پُر تعب دور تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو اس امر کی توفیق عطا فرمائی کہ آپ نے ہر قسم کی مشکلات کے باوجود اسلام کے جھنڈے کو بلند رکھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لائے ہوئے پیغام کو لوگوں کے کانوں تک پہنچایا۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی آپ لوگوں کے لئے ہمیشہ خیر و برکت کے سامان پیدا کرتا چلا جائیگا۔ اور وہ مشکلات جو ابھی پائی جاتی ہیں ان کو بھی دور فرما دیگا۔

یہ امر یاد رکھو کہ قادیان ہمارا مرکز اور خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ اور مرکز میں رہنے والوں اور مقدس مقامات کی زیارت کی غرض سے باہر سے آنے والوں پر بڑی بھاری ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔ اور ان کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اسلام کا عملی نمونہ بنیں۔ اور اپنی عبادتوں اور دعاؤں اور بلند اخلاق کے ذریعہ دوسروں کے لئے بھی ہدایت اور رہنمائی کا موجب بنیں۔ اور کوئی ایسی حرکت نہ کریں جو کسی کمزور انسان کے لئے ٹھوکر کا موجب ہو۔ پس اپنی ان تمام ذمہ داریوں کو احسن طریق پر ادا کرو جو خدا اور اس کے رسول کی طرف سے تم پر عاید ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے پر یقین رکھو۔ یہودی قوم اسلام کی شدید دشمن ہے مگر میں اسے داد دیتا ہوں کہ اس نے ۲۳ سو سال تک صبر کیا اور آخر اپنا مقدس مرکز پا لیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے افراد کو بھی اس امر کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ دعاؤں سے کبھی غافل نہ ہوں۔ اور ہمیشہ اپنے [illegible] مرکز میں روحانی اور علمی برکات کے لئے جمع ہوتے رہیں۔ ہمارا خدا قادر مطلق خدا ہے اور وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اور ہم اسی سے خیر و برکت کی امید رکھتے ہیں۔ ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہیں۔ ہمارا حق یہودیوں سے بہت زیادہ ہے بشرطیکہ ہم صبر و استقلال دکھائیں اور اپنے نیک اخلاق سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو کھینچنے والے بنیں۔ سو دعائیں کرو اور پھر دعائیں کرو۔ اور پھر دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ قادیان کے دروازے تمام احمدیوں کے لئے کھول دے۔ اور جو روکیں پائی جاتی ہیں ان کو دور فرما دے۔ اور ہماری عمروں کو اتنا بڑھا دے کہ ہم اپنی زندگی میں قادیان میں آباد ہو جائیں اور نہ صرف قادیان کے در و دیوار کو دیکھیں بلکہ وہاں کے انوار و برکات سے بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور ساری جماعت کے دلوں کو ٹھنڈک پہونچے۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ ساری جماعت دعاؤں میں لگ جائے اور خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لائے۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اس کے راستہ میں کوئی چیز روک نہیں بن سکتی۔ جو روک بنے گا خود اپنا نقصان کرے گا۔ سو دعائیں کرو اور پھر دعائیں کرو۔ اور پھر دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ ہم کو پھر اکٹھا کر دے۔ اور اپنے فضل سے ہماری جھولی بھر دے۔ وہ احکم الحاکمین بھی ہے اور ارحم الراحمین بھی ہے۔ اس کے رحم کی کوئی انتہا نہیں اور نہ اس کی طاقت کی کوئی انتہا ہے۔ صرف انسان کی اپنی غلطی ہوتی ہے کہ وہ اس سے مونہہ موڑ لیتا اور اس کے فضل سے ناامید ہو جاتا ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ ایک جنگ کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک عورت جس کا بچہ کھویا گیا تھا دیوانہ وار ادھر ادھر پھر رہی ہے وہ ایک ایک بچہ کو اٹھاتی اور سینہ سے لگاتی اور پیار کرتی اور پھر اسے چھوڑ کر اپنے بچے کی تلاش میں دوڑ پڑتی۔ وہ اسی حالت میں تھی کہ اسے اپنا بچہ مل گیا۔ اور وہ نہایت اطمینان اور آرام کے ساتھ اس کو لے کر بیٹھ گئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو مخاطب کیا اور فرمایا۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر اس عورت سے یہ کہا جائے کہ اپنے بچہ کو آگ میں ڈال دے تو یہ عورت اسے آگ میں ڈالنے کے لئے تیار ہو جائے گی؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ آپؐ نے فرمایا تم نے اس عورت کی محبت کا جو نظارہ دیکھا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے اس سے بھی زیادہ محبت رکھتا ہے اور جب اس کا کوئی کھویا ہوا بندہ اسے واپس مل جاتا ہے تو اسے اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی اس عورت کو اپنے بچہ کے ملنے سے ہوئی ہے۔ پس اس ارحم الراحمین خدا پر امید رکھو۔ وہ عمریں بھی بڑھا سکتا ہے اور زمانہ کی طنابیں بھی کھینچ سکتا ہے۔ وہ اپنی قدرت اور رحمت سے ہمیں قادیان میں بسا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

زمینِ قادیاں اب محترم ہے　　ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ قادیان کو ہمیشہ اس شعر کا مصداق رکھے اور جلد ہی وہ وقت لائے کہ ہم سب کے سب کہہ اٹھیں ؎

زمینِ قادیاں پھر محترم ہے　　ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

وہ خدا جس نے یہودیوں پر رحم کیا اور انہیں فلسطین میں لا کر بسا دیا وہ ہم پر بھی رحم کر سکتا ہے۔ ہم غریب اور کمزور ہیں۔ ہم ۲۳ سو سال تک صبر نہیں کر سکتے۔ ہمارے لئے ۱۳-۱۴ سال بھی بہت ہیں۔ اس کے بعد ہم امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس تفرقہ کو مٹا دے گا اور دونوں ملکوں کو صلح اور محبت اور پیار کے ساتھ رہنے کی توفیق بخشے گا۔ ہماری تو خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ قادیان کو اتنا بڑھائے کہ وہ بیاس تک پھیل جائے۔ اور ہماری عارضی جدائی دور ہو جائے۔ اور ہمارا چہرہ خوشی سے پُر نور ہو جائے۔ ابھی قادیان نے بہت ترقی کرنی ہے مگر اس کے لئے خدا ہی سامان کر سکتا ہے ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ اس لئے آؤ ہم خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ اپنے وعدوں کو پورا کرے اور ہمیں اسلام اور احمدیت کے پھیلانے کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرنے کی توفیق بخشے۔ وہ احکم الحاکمین بھی ہے اور ارحم الراحمین بھی۔ اس سے بعید نہیں کہ وہ ہماری تمام مشکلات کا خاتمہ کر دے۔

ایک غزوہ میں صحابہؓ کے اونٹ بدک گئے تھے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا رِفْقًا بِالْقَوَارِیْرِ۔ یعنی شیشوں کا بھی خیال رکھو۔ اور عورتوں کی طرف توجہ کرو۔ تاکہ انہیں کوئی تکلیف نہ پہونچے۔ مگر ہم تو اس وقت عورتوں سے بھی کمزور ہیں۔ اگر صحابہؓ

ہے یہ کہا گیا تھا کہ عورتوں کا خیال رکھیں تو خدا تعالیٰ سے یہ کیوں عرض نہیں کیا جا سکتا کہ وہ عورتوں سے بھی کمزور تر لوگوں کا خیال رکھے اور ان کا حقیقی اور دائمی مرکز ان کو پھر دلا دے اور سینکڑوں سال کے لئے ان کو وہاں بسا دے۔ اور پُرامن اور روحانی ذرائع سے تمام دنیا کے احمدیوں کو وہاں کھینچ کھینچ کر لائے اور ایک لمبے عرصہ تک ان کو خوشیاں دکھائے۔ اس کی طاقت میں سب کچھ ہے۔ لیکن ہمارے ہاتھ میں کچھ نہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ایسا ہی کرے اور آپ لوگوں کو نیکی اور تقوےٰ کے ساتھ اپنی تمام زندگی بسر کرنے کی توفیق بخشے۔ خدا تعالےٰ کا فضل جذب کرنے اور اس کی رحمت کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ لوگ نیکی پر ثبات اختیار کریں۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور دعاؤں اور گریہ وزاری سے کام لیں۔ خدا تعالےٰ ہر ایک کی سنتا ہے۔ بعض دفعہ چھوٹے بچوں کی دعا سُنی جاتی ہے بعض دفعہ عورتوں کی دعا سنی جاتی ہے اور بعض دفعہ مردوں کی دعا سنی جاتی ہے۔ نینوہ کے لوگوں پر جب عذاب آیا اور انہوں نے اس کے آثار دیکھے تو ان کے مرد اور عورتیں اور بچے سب میدان میں جمع ہو گئے۔ اور انہوں نے بلبلا بلبلا کر دعائیں کرنی شروع کر دیں۔ مردوں نے ٹاٹ کے کپڑے پہن لئے اور عورتوں نے اپنے دودھ پیتے بچوں کو الگ پھینک دیا اور انہیں دودھ پلانا بند کر دیا اور اس قدر دعائیں کیں کہ آخر اللہ تعالےٰ کا فضل جوش میں آ گیا۔ اور اس نے آنے والا عذاب ان سے دور کر دیا۔ اگر قادیان کی عورتیں بھی اپنے بچے پھینک کر دعاؤں میں لگ جائیں اور مرد بھی دعاؤں اور گریہ وزاری سے کام لیں تو مَیں امید ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنا فضل نازل فرما دیگا۔ اور ہماری تمام مشکلات کو دور کر دیگا۔ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو اور وہ ہمیشہ آپ کو اسلام اور احمدیت کا جھنڈا بلند رکھنے کی توفیق بخشے۔ نیکی اور تقوےٰ میں دوسروں کیلئے نمونہ بنائے اور احمدیت کا سچا اور مخلص خادم بننے کی توفیق عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

مرزا محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی
۲۳/۱۱/۶۱

جلسہ سالانہ قادیان سنہ ۱۹۶۰ء کے لئے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ العالی کا روح پرور

پیغام

قادیان اور بھارت کے دوستو! جو اس وقت احمدیت کے دائمی مرکز میں جمع ہوئے ہو۔ سب سے پہلے میں آپ کو اپنا سلام پہونچاتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو ہمیشہ اپنے فضل ورحمت کے سایہ میں رکھے اور آپ کے ذریعہ قادیان میں اور بھارت کے دوسرے حصوں میں اور دنیا کے دور دراز کناروں میں حق ترقی کرے اور صداقت کا نور اس طرح پھیل جائے کہ کوئی جگہ اس سے خالی نہ رہے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

اسلام اور احمدیت کا وطن ساری دنیا ہے کیونکہ وہ ایک آسمانی نور ہے۔ جس کے متعلق قرآن فرماتا ہے کہ لا شرقیۃ ولا غربیۃ۔ وہ نہ شرقی ہے اور نہ غربی۔ بلکہ ایک آسمانی ہدایت ہے جو اوپر کی طرف سے ساری دنیا کے لئے نازل ہوئی ہے۔ پس آپ کا یہ فرض ہے کہ شرقی غربی اور عربی عجمی اور گورے کالے کی بند ھنوں سے آزاد ہو کر سب کو حق و صداقت کا پیغام پہونچائیں اور سب کو خدائے واحد کی مخلوق سمجھتے ہوئے اپنا بھائی سمجھیں۔ اور دنیا کو محبت اور آشتی اور امن کے طریق پر اسلام اور احمدیت کے جھنڈے کے نیچے لانے کی کوشش کریں۔ دنیا اس وقت خدا کو بھول چکی ہے اور روحانیت کی پیاسی ہے۔ آپ کے لئے خدا نے آسمان سے پاک وصاف پانی اتارا ہے۔ یہ پانی خود بھی سیر ہو کر پئیں۔ اور دوسروں کو بھی پلائیں۔ اپنے دلوں میں خدا کی محبت پیدا کریں۔ اور دعاؤں پر زور دیں دنیا اس وقت دعاؤں کی طاقت سے بے خبر ہے مگر آپ لوگ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ دعا کی عظیم الشان طاقتوں کو دیکھ چکے ہیں۔ آپ کے لئے خدا کا وجود محض ایک تخیل اور فلسفہ نہیں ہے بلکہ ایک زندہ حیّ وقیوم قادر و متصرف ہستی ہے جو اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور تکلیف کے وقت میں ایک محبت کرنے والے دوست اور چوکس محافظ کی طرح ان کی مدد کو پہونچتا ہے۔ اور گو وہ کم و بیش اپنے سب بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے مگر وہ اپنے نیک بندوں کی زیادہ سنتا ہے اور ان کے ساتھ دوستوں والا معاملہ کرتا ہے۔ پس آپ لوگ اپنے عمل سے ثابت کر دیں کہ آپ خدا کے نیک بندے ہیں۔ تا کہ دنیا آپ کی نیکی کی وجہ سے آپ کی طرف کھچی آئے اور موجودہ تاریکی کے زمانہ میں آپ لوگ دنیا کے لئے روشنی کا مینار بن جائیں

میں اس موقعہ پر اپنے ہندو اور سکھ سامعین کو بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ہم کسی کے دشمن نہیں۔ بلکہ ساری قوموں کے مذہبی رہنماؤں کو عزت اور ادب کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو بہرحال سارے مسلمانوں کے مسلمہ بزرگ ہیں۔ مگر ہم حضرت کرشن جی اور حضرت بابا نانک کو بھی خدا کا پیارا خیال کرتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے اپنے وقت میں دنیا کو گناہ اور پاپ سے پاک کرنے کی کوشش کی اور دنیا میں نیکی کو قائم کیا اور بدی کو مٹایا۔ مگر اس کے ساتھ ہی ہمارا ایمان ہے کہ اسلام کے مقدس بانی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے جن پر خدا نے اپنی آخری اور عالمگیر شریعت نازل کی اس لئے اب ساری قوموں کا فرض ہے کہ وہ آپ پر ایمان لا کر دنیا میں صداقت اور روحانیت کو قائم کرنے اور ایک دینِ واحد پر جمع کرنے کی کوشش کریں تا کہ دنیا سے تفرقہ مٹ جائے اور عالمگیر صلح اور آشتی اور امن کی بنیاد قائم ہو۔ اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ ہمارے سلسلہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس خدا کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام دنیا میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کی رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب (اسلام) اور اس سلسلہ (احمدیہ) میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی ....

دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

بس یہی میرا پیغام ہے والسلام علےٰ من اتبع الہدیٰ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلےّ العظیم

خاکسار
مرزا بشیر احمد
ربوہ۔ پاکستان
۱۳ دسمبر سنہ ۱۹۶۰ء

ولادت و درخواست دعا :- خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے ۲ پیارا کو بچی عطا فرمائی ہے جس کا نام صادقہ بیگم رکھا گیا ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو خادمۂ دین بنائے۔ محمد صادق عارف درویش

قادیان میں جماعت احمدیہ کے ۶۹ ویں جلسہ سالانہ کی مختصر روئداد

مرتبہ مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

قادیان میں جماعت احمدیہ کا انہتر واں جلسہ سالانہ بتاریخ ۱۶-۱۷-۱۸ر دسمبر منعقد ہوا۔ ہر سہ ایام میں دن کے وقت کل پانچ اجلاس منعقد ہوئے جن کی مختصر روئیداد درج ذیل ہے۔ مورخہ ۱۷ر دسمبر کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس کی رپورٹ کسی آئندہ اشاعت میں علیحدہ دی جائے گی۔ (ادارہ)

جلسہ سالانہ کا پہلا دن

جلسہ سالانہ کے پہلے دن مورخہ ۱۶ر دسمبر کا پہلا اجلاس جناب سید وزارت حسین صاحب آنریری سابق پراونشل امیر صوبہ بہار کی صدارت میں احمدیہ جلسہ گاہ قادیان میں منعقد ہوا۔ سب سے پہلے مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ بعدہٗ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ تقسیم ہند کے بعد قادیان نے جو اہمیت اختیار کی ہے اس پر روشنی ڈالی اور حکم مامور کی اطاعت پر زور دیا۔ اس کے بعد لمبی دعا فرمائی۔

پھر مکرم محمد یونس صاحب اسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدأ الانوار کا

خوش الحانی سے پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا

پیغامات

اس کے بعد پاکستانی قافلہ کے امیر مکرم حافظ عبدالسلام نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا روح پرور اور ولولہ انگیز پیغام پڑھکر سنایا۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا (یہ دونو پیغامات اسی اشاعت میں دوسری جگہ درج کئے گئے ہیں)

تقاریر

پیغامات کے بعد پہلی تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے

"اسلام میں توحید کامل کا نظریہ"

کے عنوان پر فرمائی آپ نے توحید و شرک کی تمام اقسام پر نہایت جامع و عالمانہ انداز میں روشنی ڈالی اور آریوں عیسائیوں اور پارسیوں کے مقابلہ میں قرآن پاک کی تعلیم وحدانیت پیش کی۔ آپ کی یہ پُر مغز عالمانہ تقریر کم و بیش پون گھنٹہ تک جاری رہی جسے تمام حاضرین نے خاص دلچسپی سے سنا اور تعلیم یافتہ طبقہ (غیر مسلم) خصوصیت سے لطف اندوز ہوا۔

آپ کے بعد مکرم جناب حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت قادیان نے "ذکر حبیب" پر اظہار خیال کیا۔

آپ نے اپنی تقریر کی ابتدا آیت کریمہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ ... الخ سے فرمائی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے ان پہلوؤں پر روشنی ڈالی جن سے انسان کے انفرادی و اجتماعی حالات پر روشنی پڑتی ہے یعنی وہ تعلیمات اور عادات جو انفرادی و اجتماعی حالات سے تعلق رکھتے ہیں آپ نے یہ تقریر بہت پُر جوش انداز میں کی۔ اس کے بعد نماز جمعہ و عصر کے لئے اجلاس برخاست ہوا۔

نماز جمعہ و عصر

جلسہ گاہ ہی میں ٹھیک دو بجے جمعہ و عصر کی نمازیں جمع کی گئیں۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے جمعہ کا خطبہ دیا جس میں آپ نے بیان فرمایا کہ حضرت مقدس بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد آپ کی مکی اور مدنی دونو روحانی زندگیوں کا آغاز ایک ایک غار سے ہوا اس کے بعد آپ نے سورہ نصر کی پُر لطف مختصر تفسیر فرمائی

دوسرا اجلاس

نماز جمعہ و عصر سے فراغت کے معاً بعد مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی صدارت میں دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ اس اجلاس میں تلاوت ایک نو احمدی حافظ مکرم غلام صابر صاحب نابینا نے کی۔ اور نظم مکرم محمد بشیر صاحب نے پڑھی

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ کلکتہ نے "ضرورت مذہب" پر کی۔ آپ نے تغیرات ارضی و سماوی اور دنیا کے موجودہ رجحانات کا ذکر کر کے ضرورت مذہب پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ انسان کو سکون دل مذہب کے علاوہ اور کہیں نہیں مل سکتا۔ پھر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک حوالہ پڑھ کر سنایا جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ سائنس و مذہب کی جنگ میں مذہب غالب آئیگا۔

دوسرے نمبر پر خاکسار سمیع اللہ مبلغ بمبئی نے "مسئلہ ارتقاء و ختم نبوت" پر تقریر کی۔ خاکسار نے تقریر کے آغاز میں ارتقاء کی تعریف کی۔ انسانی ثقافت کے دو دور اور مقام عبدیت کاملہ کی وضاحت کی۔ مگر وقت کی تنگی کے باعث یہ تقریر مکمل نہ ہو سکی۔

تیسری تقریر مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے کی آپ نے اس کے متعلق اسلام اور حضرت بابا نانک کی تعلیم کو بیان کیا جسے قرآنی آیات اور باباصاحب کے شبدوں سے واضح فرمایا۔ گیانی صاحب نے چونکہ پنجابی زبان میں تقریر کی اس لئے آپ کی تقریر کو حاضرین کی طرف سے خاص دلچسپی سے سنا گیا۔ اور اس وقت حاضری بھی خوب رہی۔ اس تقریر کے ساتھ پہلے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی تمام ہوئی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

جلسہ کا دوسرا دن ۱۷ر دسمبر

پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب آف چنت کنٹہ کی صدارت میں دس بجے صبح شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ دہلی کی ہوئی۔ آپ نے "خصوصیات اسلام" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے ان خصوصیات اسلام کا ذکر فرمایا جن میں اسلام منفرد ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کی صفت رب العلمین اور صفت تکلم۔ نیز اسلامی مساوات۔ نکاح بیوگان۔ تعدد ازدواج۔ طلاق وخلع۔ قوانین جنگ۔ جہاد بالقلم وغیرہ تمام امور کی تفصیل بیان کر کے اس امر پر روشنی ڈالی کہ آج کی متمدن حکومتیں آہستہ آہستہ اسلامی تعلیم کو قبول کرتی جا رہی ہیں۔ جو اسلام کی مقبولیت کی بیّن دلیل ہے۔

دوسرے نمبر پر مکرم گیانی عباداللہ صاحب نے "گورو نانک اور اسلام" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں اسلام کی ان ممتاز تعلیموں کا ذکر فرمایا جو خصوصیات اسلام میں داخل ہیں۔ جیسے وحدانیت۔ حقیقت روح اور صفات الٰہیہ وغیرہ۔ مکرم گیانی صاحب اپنی تقریر میں حضرت بابا نانک کے وہ پُر لطف شبد بھی پڑھ کر سناتے رہے جن سے ان تعلیموں کی تائید ہوتی ہے۔ اس طرح قرآنی آیات اور حضرت بابا نانک کے صوفیانہ کلام پر مشتمل تقریر بڑی ہی دلچسپ بن گئی جسے خاص پسندیدگی سے سنا گیا۔

آپ کے بعد تیسرے نمبر پر محترم ڈاکٹر پروفیسر اختر احمد صاحب آنریری ڈی لٹ صدر شعبہ اردو پٹنہ کالج پٹنہ نے تقریر فرمائی جس کا عنوان تھا "اسلام اور اشتراکیت"۔ جس طرح یہ مسئلہ موجودہ دنیا کا ایک اہم مسئلہ ہے اسی طرح یہ تقریر بھی تمام جلسہ سالانہ کی اہم تقریر تھی۔ آپ نے شروع میں مارکس، آئن سٹائن اور فرائڈ ان تینوں انقلابی لیڈروں کے ابراہیمی النسل ہونے کا ذکر کیا۔ پھر آپ نے اشتراکیت کی طرف سے خدا و مذہب کے انکار کے منفی طریق پر روشنی ڈالی۔ پھر فرمایا کہ کمیونزم میں یقین و اعتماد پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں آپ نے روس کی چند اندرونی بغاوتوں کا ذکر کیا۔

آپ نے انفرادی اور اجتماعی طریق کار کا ذکر کیا۔ اس میں کمیونسٹ رہنماؤں نے جہاں جہاں ٹھوکریں کھائی ہیں ان کے حوالے دئے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ گاندھی جی۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور آچاریہ ونوبا بھاوے کا اقتصادی و معاشی نظریہ کمیونسٹ رہنماؤں سے زیادہ اسلام کے قریب ہے۔

اس کے بعد آپ نے اسلام کے چند اقتصادی اصول بیان کئے۔ دولت کی توزیع کی پھر سورۂ رحمٰن کی چند ابتدائی آیات کی لطیف تشریح کی۔ آپ کی پُر از معلومات عالمانہ تقریر تعلیم یافتہ طبقہ کی طرف سے بڑی پسند کی گئی۔ اس تقریر کے ساتھ پہلا اجلاس ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس زیر صدارت جناب ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب اورینوی پروفیسر پٹنہ کالج پٹنہ ٹھیک ۲ بجے بعد دوپہر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے "عقیدۂ حیات آخرت" پر تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ حیات بعد الممات کا انکار برائیوں کا سرچشمہ ہے۔ آپ نے ایمان باللہ اور ایمان بالآخرت پر روشنی ڈالی اور اخلاق کی تعریف کی۔ روح و جسم کا تعلق دکھایا خلق اور خُلق کا فرق واضح کیا اور فرمایا کہ صفات انسانیہ کے برمحل استعمال کا نام خُلق ہے۔

اقسام اخلاق میں ترک شر ایصال خیر۔ جمالیات سے محبت وغیرہ کا ذکر کیا۔ پھر آپ نے اخلاق کی پیدائش کے دو ذریعوں کا ذکر کیا یعنی حُسن اور احسان۔ پھر فرمایا کہ عقیدۂ قیامت امن بخش ہے۔ حقیقی شجاعت عقیدۂ آخرت سے پیدا ہوتی ہے۔ آخر میں آپ نے کشتیٔ نوح

کا ایک حوالہ پڑھ کر سنایا

آپ کے بعد مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی نے "نصرت و تائید الٰہی" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے سلسلہ علت و معلول پر ایک فاضلانہ انداز میں روشنی ڈالی۔ رویاء یوسف کا ذکر کیا پھر یہ بتایا کہ کس طرح واقعہ یوسف ذریعہ ملاقات بن گیا۔ اسی طرح یوم بدر کس طرح "یوم فرقان" بنا۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ حزب اللہ ہے اس کی ترقی نصرت و تائید الٰہی سے وابستہ ہے

تیسرا دن ۲۸ دسمبر جلسہ سالانہ کا آخری اجلاس

تیسرے روز جلسہ کا آخری اجلاس زیر صدارت جناب حافظ عبد السلام صاحب نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ صبح دس بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں" کے عنوان پر کی۔ آپ نے پہلے پیشگوئی کی تعریف کی۔ پھر علم غیب کی۔ پھر حضرت سراقہ کا واقعہ بیان کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر وفات مسیح کا جو انکشاف ہوا اس کا بھی حوالہ دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام کہ یحیی الدین و یقیم الشریعۃ کا ذکر کیا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ حوالے پیش کئے جو ترقی اسلام کے متعلق ہیں۔ یعنی نئے آسمان اور نئی زمین کی تعمیر۔ اس وقت افریقہ اور ایشیا میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا جو عظیم الشان کام ہو رہا ہے اس پر غیر مسلم اکابر خصوصاً اخبارات کے ایڈیٹروں کے حوالے دئے۔ اور پھر احمدیت کی ترقی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حوالہ پڑھ کر سنایا۔ تقریر کے آخر میں فاضل مقرر نے ان مجاہدین اسلام و احمدیت کے کارناموں کا مختصر مگر جامع طریق پر ذکر کیا۔ جو اپنے اہل و عیال سے جدا ہو کر اپنے وطن سے ہزاروں ہزار میل دور سالہا سال دراز تک اعلائے کلمۃ اللہ کئے رہے جاتے ہیں اور جن کا مقصود و منتہائے نظر رضائے الٰہی کا حصول اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کی سر بلندی ہوتا ہے۔

اس کے بعد مکرم مولوی عبد المالک خاں صاحب مربی کراچی نے "ہستی باری تعالےٰ" پر تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ ہر مذہب خدا کے وجود کا اقرار کرتا ہے آپ نے وید اور گیتا کے شلوک پڑھ کر سنائے اور یہ نکتہ بھی بیان فرمایا کہ ایمان کے لئے پردۂ خفا کا ہونا بھی ضروری ہے آپ نے فرعون کی غرقابی اور پھر اس کی لاش کی حفاظت کا ذکر کیا۔ اور اس میں یہ خدائی مصلحت بتائی کہ اس عہد دہریت میں فرعون کا عبرتناک انجام دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ آپ نے خدا کی ان تینوں صفات کا ذکر کیا یعنی ربوبیت رحمانیت اور رحیمیت پھر حضرت مسیح موعود کے الہام الیس اللہ بکاف عبدہ کا حوالہ دیا۔

تیسرے نمبر پر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ مدراس نے "اتحاد بین الاقوام" کے موضوع پر تقریر کی۔ سب سے پہلے آپ نے روس اور امریکہ کی اس اعصابی جنگ کا ذکر کیا جس سے امن عالم برباد ہوتا نظر آ رہا ہے۔ پھر آپ نے کامیاب مذہب کی چند علامات بتائیں مثلاً یہ کہ اس کے پیغام عالمگیر ہوں۔ آپ نے پیرس کی چوٹی کانفرنس اور اتحادی سبھا کے گذشتہ اجلاس کا حوالہ دیا۔ پھر پنڈت نہرو کا یہ قول پیش کیا کہ مغرب امن قائم کرنا نہیں چاہتا۔ آپ نے جنوبی افریقہ کی نسلی امتیازوالی پالیسی کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ اس قسم کی پالیسی امن عالم کے قیام میں مانع ہے۔ اس کے بعد آپ نے مساوات کی اسلامی تعلیم بیان کی اور اس سلسلہ میں جارج برنارڈ شا اور پنڈت نہرو کے بعض حوالے دئے جو انہوں نے اسلام کی تعلیم مساوات کے حق میں لکھے ہیں۔

اس کے بعد ایک غیر احمدی عالم مکرم سید غلام نبی صاحب آف پونچھ نے جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا۔ آپ نے فرمایا کہ کتاب "تبلیغ ہدایت" کے مطالعہ کا آپ پر گہرا اثر ہوا ہے۔

اس کے بعد مکرم ایل سی گپتا صاحب صدر آل جموں و کشمیر سوشل سدھار کمیٹی نے جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کئے۔ آپ کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ اس مادی دور میں ایک روحانی رہنما کا مبعوث ہونا بہت ضروری تھا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے محمدؐ کے نام سے اسی طرح تسکین ہوتی ہے جس طرح رام کے نام سے۔ آپ نے نہایت جذباتی انداز میں کہا کہ محمدؐ دنیا کا محمدؐ۔ اور اشرف المخلوقات کا محمدؐ ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقریر پیغام صلح کا بھی حوالہ دیا۔

اس کے بعد مکرم حاجی مسعود احمد صاحب خورشید کراچی نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم

اک جوان سعی اٹھا بعزم استوار

پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد ایک آئرش نو احمدی مسٹر ولیم ظفر نے اپنے تاثرات بیان کئے۔ اور بتایا کہ میں نے جب اسلام کا مطالعہ شروع کیا تو محسوس کیا کہ ہمارے غیر احمدی مسلمان عقبی دروازے سے عیسائیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ حالانکہ مجھے پانچ سال پہلے عیسائیت سے نفرت ہو چکی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے مختلف مذاہب کا مطالعہ کیا اور دیکھا کہ مذہبی کتب میں صرف قرآن کریم ہی ایسی کتاب ہے جو غیر محرف ہے۔

اس کے بعد مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے "اتحاد" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے شری گورو نانک اور بھائی مردانہ کے تعلقات بیان کئے پھر سکھوں کی مستند کتابوں سے وہ باتیں بیان کیں جو سکھ مسلم اتحاد کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔ آپ کی یہ تقریر پنجابی زبان میں ہوئی۔

آپ کی تقریر کے بعد دعائیہ درخواستیں پڑھ کر سنائی گئیں جو تاروں اور خطوط پر مشتمل تھیں اور جن کی فہرست نہایت طویل تھی اور جو بھارت کے مختلف احباب اور جماعتوں کے علاوہ پاکستان اور دوسرے ممالک سے موصول ہوئی تھیں۔

محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان و ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنی اختتامی تقریر میں تمام حاضرین جلسہ اور محکمہ پولیس۔ ریل ڈاکخانہ وغیرہ کے ان تمام افسران و کارکنان کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اپنے اپنے رنگ میں قادیان کے جلسہ سالانہ میں جماعت احمدیہ کے افراد اور نمایندگان سے تعاون کیا

اس کے بعد لمبی اور پرسوز دعا ہوئی جس میں احباب جماعت نے اسلام و احمدیت کے عالمگیر روحانی غلبہ۔ دنیا میں امن کے قیام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی شفائے کاملہ عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے پرسوز دعائیں کیں۔ اس وقت جلسہ گاہ کے ہر طرف ہچکیوں اور سسکیوں اور پر درد و الحاح دعاؤں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ بالآخر دعا ختم ہوئی اور احباب کرام کو اپنے اپنے وطنوں کو لوٹنے کی اجازت کا اعلان ہوا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفاظت و امان میں رکھے اور ان مبارک ایام کی برکات سے وافر حصہ بخشے۔ آمین

قافلہ قادیان کی ربوہ کو روانگی

قادیان۔ ۲۶ر دسمبر۔ آج صبح سویرے آٹھ بج کر پندرہ منٹ پر قریباً ایک سو افراد پر مشتمل قادیان کا قافلہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ کی قیادت میں دو بسوں پر ربوہ کے لئے روانہ ہو گیا جہاں ۲۶-۲۷-۲۸ر دسمبر کو سالانہ جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ ربوہ کی زیارت۔ وہاں کے جلسہ سالانہ میں شرکت اور سب سے بڑھ کر اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ کی زیارت و ملاقات کے شوق میں درویش اور ان کے بیوی بچے بلا کی سردی میں ٹھٹھرتے ہوئے احمدیہ چوک اور جلسہ گاہ کی سڑک پر پہنچے جہاں بسیں رات سے ان کی منتظر تھیں۔ مکرم فضل الٰہی خاں صاحب کی مخلصانہ کوشش سے بروقت بسوں کا انتظام ہو گیا تھا۔ اور درویش بسہولت اور وقت پر اس مبارک سفر پر روانہ ہو گئے۔ مکرم خاں صاحب موصوف بھی بارڈر تک قافلہ کے ساتھ گئے تھے۔ انہوں نے شام کو واپس آکر بتایا کہ قافلہ قریباً دس بجے امرتسر اور گیارہ بجے بارڈر پر پہنچ گیا تھا۔ بارڈر کے عملہ نے قافلہ کو مناسب سہولت بہم پہنچائی اور سامان کی ضروری چیکنگ اور پاسپورٹوں کے اندراج کے بعد جلد فارغ کر دیا اور اس طرح قافلہ قریباً ایک بجے دوپہر ہندوستانی بارڈر سے گذر گیا۔ اللہ تعالےٰ بارڈر کے عملہ کو جزائے خیر دے۔ اور قافلہ کا واپسی تک حافظ و ناصر ہو۔

بسوں میں عدم گنجائش کے باعث درویشوں کا ایک دوسرا قافلہ بھی ۲۹۔ افراد پر مشتمل اسی روز عازم ربوہ ہوا۔ جو عام بسوں یا ٹرین سے سفر کر رہا تھا۔ اللہ تعالےٰ حافظ و ناصر ہو۔ نامہ نگار

بقیہ صفحہ اول:—

جانے والے دوستوں کیلئے صبح کا کھانا ساتھ ہی بھیج دیا گیا تھا۔ کھانا لے جانے اور قافلہ کے قیام کے ضروری انتظامات کے لئے مکرم فضل الٰہی خاں صاحب اور مکرم چودھری مبارک علی صاحب کے ساتھ آٹھ دس مستعد اور مضبوط نوجوان بھجوائے گئے چنانچہ امرتسر سٹیشن پر ریلوے حکام کے ۲۲

تعاون اور مخلص درویشوں کی خدمات نے قافلہ کو آرام پہنچایا۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر بخشے۔

اندرون ملک کے مختلف مقامات سے تشریف لانے والے مخلصین قادیان کی برکات سے متمتع ہو کر وطنوں کو لوٹ رہے ہیں۔ اور بعض پاسپورٹ پر ربوہ تشریف لے جا رہے ہیں اللہ تعالےٰ سب کے ساتھ ہو آمین

قادیان کے شہریوں کی طرف سے

پاکستانی زائرین کے اعزاز میں دعوتِ عصرانہ!

پاکستانیوں کی طرف سے گرنتھ صاحب کی پیشکش!

قادیان۔ مورخہ ۱۸ر دسمبر۔ جلسہ سالانہ قادیان پر امسال دو صد افراد پر مشتمل پاکستان کے احمدی احباب کا قافلہ قادیان آیا۔ انفرادی طور پر بھی پچاس کے قریب احمدی زائرین جلسہ میں شریک ہونے کے لئے آ سکے۔ آج ۵ بجے بعد دوپہر اہالیان قادیان (سکھ اور ہندو بھائیوں) نے پاکستانی زائرین کے اعزاز میں دعوتِ چائے دی۔ اس موقعہ پر تقریباً ایک صد ہندوستانی زائرین اور قادیان کے چیدہ چیدہ احباب کو بھی مدعو کیا گیا۔ نیز پچاس کے قریب سکھ اور ہندو معززین کو بھی دعوت میں شریک کیا گیا۔ جناب تاندہ صاحب تحصیلدار بٹالہ۔ میاں شودت پال صاحب ڈی ایس پی بٹالہ اور کئی دیگر معززین، افسران سرکاری بٹالہ سے آکر اس تقریب میں شریک ہوئے۔ دعوت کا اہتمام زیر نگرانی جناب سردار گوردیال سنگھ صاحب باجوہ پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی وقوع میں آیا۔ جناب سردار ست نام سنگھ باجوہ سب رجسٹرار بٹالہ۔ جناب سردار سنتوکھ سنگھ صاحب چیمہ ہیڈ ماسٹر خالصہ ہائی سکول اور سردار آتما سنگھ صاحب ڈھلوں نے بھی اس کار خیر میں خاص طور پر تعاون کیا۔

جلسہ کی دوسری نشست سے فارغ ہو کر مدعو احباب خالصہ سکول کے کمپاؤنڈ میں پہنچے۔ اس موقعہ پر جو بیڑ گرنتھ صاحب کی جناب چوہدری غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ پاکپٹن پاکستان سے لائے تھے وہ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے سکھ بھائیوں کی خدمت میں پیش کی۔ جس کو سکھ بھائیوں نے نہایت احترام اور عقیدت سے قبول کیا اور شکریہ ادا کیا۔

چائے سے فارغ ہونے کے بعد جناب سردار گوردیال سنگھ صاحب باجوہ صدر میونسپل کمیٹی نے استقبالیہ ایڈریس اہالیان شہر کی طرف سے پیش کیا۔ جس میں پاکستانی احباب کو خوش آمدید کہا اور ان کے قادیان کی مقدس بستی میں آنے پر خوش آمدید کہتے ہوئے فرمایا:۔۔۔

"پیارے بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ زمانہ کے انقلاب نے ہم لوگوں کو ایک دوسرے سے الگ کر دیا ہے۔ لیکن یقین جانیئے کہ وطن کی یاد نہ بھولی ہے نہ بھولے گی۔ قادیان ایک تاریخی شہر ہے۔ اور ہمارے احمدی بھائیوں کے لئے اسی طرح مقدس ہے جس طرح سکھ بھائیوں کے لئے شری ننکانہ صاحب۔ جہاں سکھ بھائی ہندوستان میں بیٹھے ہوئے شری ننکانہ صاحب کے درشنوں کیلئے بے تاب ہیں وہاں پاکستان میں ہمارے احمدی بھائی قادیان کی زیارت کے لئے اپنے دل میں تڑپ رکھتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ بھارت کے نیتا شری جواہر لال جی نہرو اور پاکستان کے لیڈر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی کوششیں ہر دو ممالک میں اتحاد و یکجہتی پیدا کرنے میں کافی حد تک کامیاب ہوں گی۔ اور وہ دن دور نہیں جب کہ ہماری اور آپ کی مشکلات آسان ہو جائیں گی۔ اور ہم ان مقدس مقامات کے درشن بلا روک ٹوک کیا کریں گے مجھے اس بات کا اظہار کرنے میں کوئی مبالغہ معلوم نہیں ہوتا کہ قادیان کا قصبہ جو آپ کے لئے روشنی کا منار ہے ۱۹۴۷ء کے حالات کے بعد اکٹھے مل کر رہنے کی ایک عمدہ مثال پیدا کرنے کے قابل ہو گیا۔ میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ آپ ہماری جانب سے محبت بھرے جذبات اور امن و شانتی کا پیغام لے کر اپنے وطن میں واپس جائیں گے اور ہمارے بھائیوں کو یہ پیغام دیں گے کہ ۱۳ سال کا لمبا عرصہ گذر جانے کے بعد بھی آپ کو اور ہمارے وطن کو بھول نہیں سکے۔"

سردار گوردیال سنگھ صاحب باجوہ کے ایڈریس کے بعد جناب باوا ہرکشن سنگھ صاحب پرنسپل سکھ نیشنل کالج قادیان نے اپنی پنجابی تقریر میں مہمانوں کو خوش آمدید اور مبارکباد دی۔ اور اس بات کا اظہار کیا کہ محبت و پریم اور باہمی اکٹھے ہونے کے جو جذبات ہمارے دلوں میں ہیں وہ ہماری اولاد دلوں میں نہ ہوں گے۔ اس لئے کوشش ہونی چاہیئے کہ ہم اپنی زندگیوں میں اکٹھے ہو سکیں۔ نہ معلوم ہماری اولادوں کے لئے یہ ممکن ہو یا نہ ہو۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے اطلاع ملی تھی کہ حضرت صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) بھی جلسہ پر تشریف لا رہے ہیں۔ اگر آپ آتے تو ہم ان کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے جذبات محبت کا اظہار کرتے۔ لیکن افسوس آپ تشریف نہ لا سکے۔ تقریر کے آخر میں آپ نے پھر مہمانوں کو قادیان آنے پر مبارکباد دی۔

پرنسپل صاحب کے بعد جناب سردار ست نام سنگھ صاحب باجوہ منیجر خالصہ ہائی سکول قادیان و سب رجسٹرار بٹالہ نے مہمانوں کی آمد پر خوشی اور ان کے لئے جذباتِ محبت اور خلوص کا اظہار کیا۔

ازاں بعد جناب حافظ عبدالقادر صاحب امیر احمدیہ قافلہ پاکستان نے اپنے احباب کی طرف سے اس دعوتِ عصرانہ اور اظہارِ خلوص و محبت پر اپنے سکھ اور ہندو بھائیوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور قادیان کی مقدس بستی کے ساتھ اپنے جذباتِ احترام اور تقدیس کو بیان کیا۔ اور اپنی طرف سے بھی اہالیان قادیان کو پاکستان آنے اور خدمت کا موقعہ دینے کی درخواست کی۔

محترم حافظ صاحب کے بعد مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل نے ہندوستانی احمدیوں کی طرف سے اس تقریب کے انعقاد پر اپنے سکھ اور ہندو بھائیوں کا شکریہ ادا کیا اور اتحاد و اتفاق اور باہمی محبت و پیار کی خوبیوں کا ذکر کیا۔

آخر میں جناب سردار سنتوکھ سنگھ صاحب چیمہ ہیڈ ماسٹر خالصہ ہائی سکول نے یہ اعلان کیا کہ چونکہ احمدی بھائیوں کی نماز کا وقت ہو چکا ہے اس لئے اب اس تقریب کو ختم کیا جاتا ہے۔

اس تقریب کی ابتداء میں پاکستانی زائرین کو محبت و احترام کے اظہار کے لئے ہار پہنائے گئے

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس تقریب کے نیک اور پائیدار نتائج برآمد فرمائے۔

آمین

نامہ نگار خصوصی

اعلانِ نکاح

عزیزم مرزا ناصر احمد صاحب ابن مرزا عبدالعزیز بیگ صاحب پروپرائٹر ساؤدرن الیکٹرو پلیٹنگ ورکس مدراس کا نکاح عزیزہ محسنہ بیگم صاحبہ بنت عبدالستار صاحب احمدی ساکن بیلا رجی (بہار) کے ساتھ بعوض پندرہ صد روپیہ مہر مکرم جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ ۱۷ر دسمبر ۱۹۶۰ء کو بعد نماز فجر مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے مبارک کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

خاکسار شریف احمد امینی انچارج مبلغ مدراس

تحریک جدید

کے نئے سال کا اعلان ہوئے دو ماہ گزر چکے مخلصین جماعت کی طرف سے وعدے اکثر طور پر آ چکے ہیں۔ اور نئے سال میں وصولیاں بھی ہو رہی ہیں [illegible] نئے سال کا چندہ [illegible] کرنے والے مخلصین [illegible] سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں [illegible] جا چکی ہے [illegible] وہ جلد وعدے ارسال فرمائیں اور جن دوستوں نے [illegible] توجہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کے ساتھ ہو

افسر تحریک جدید قادیان

درخواستِ دعا۔ پاڑی پورہ کشمیر سے میر غلام رسول صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ عبدالحمید صاحب نائک بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (ایڈیٹر)

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

افسران سرکاری اور دیگر غیر مسلم احباب کے مخلصانہ تعاون کا شکریہ

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ قادیان

خدا کے فضل سے ہمارا جلسہ سالانہ بخیر و خوبی گذر گیا ہے اس موقعہ پر بعض سرکاری افسران اور غیر مسلم احباب کا جنہوں نے ہماری اس تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے ہمارے ساتھ خاص تعاون کیا بحیثیت افسر جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کی طرف سے دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اس سال بخلاف معمول پاکستانی قافلہ کو بسوں پر آنے کی اجازت نہ ملنے کے باعث لاہور سے بذریعہ ریل براستہ امرتسر قادیان آنا پڑا ہمارے لئے یہ پہلا تجربہ تھا اور بوجوہ چند فکر بھی تھا۔ پاکستان سے امرتسر آنے والی ٹرین جس وقت امرتسر پہنچتی ہے اس وقت امرتسر سے قادیان کے لئے کوئی ~~مخصوص~~ ٹرین نہیں ملتی۔ اور اس کے لئے امرتسر سے پٹھانکوٹ جانے والی ٹرین میں بٹالہ تک سفر کرنا پڑتا ہے اور بٹالہ سے قادیان کے لئے گاڑی بدلنا پڑتی ہے۔ اس کے علاوہ لاہور سے ٹرین امرتسر پہنچنے کے بعد پٹھانکوٹ جانے والی ٹرین کی روانگی کا وقفہ اتنا قلیل ہوتا ہے کہ کسٹم اور پولیس کی جانچ پڑتال اور پاسپورٹوں کا اندراج مکمل کر کے اتنے بڑے قافلہ کا سردی کے اس شدید موسم میں پٹھانکوٹ کی گاڑی پکڑ لینا بڑا مشکل مسئلہ تھا۔ مگر یہ مشکل مرحلہ متعلقہ حکام کے خصوصی تعاون سے آسان ہو گیا۔ چنانچہ جب قادیان سے جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجز بی اے ناظر بیت المال اور مکرم فضل الٰہی خان صاحب نے امرتسر جا کر ریلوے حکام اور پولیس و کسٹمز آفیسرز کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام حالات کی وضاحت کی اور قانون کے اندر رہتے ہوئے ممکن تعاون کی درخواست کی تو ہر سہ شعبہ جات کے افسران نے نہایت فراخدلی کے ساتھ تعاون کا ہاتھ بڑھایا اور ہر مرحلہ پر ہماری بانصہ مدد کی۔

قافلہ کی سہولت کے لئے ریلوے حکام نے امرتسر سے قادیان کے لئے دو بوگیاں ریزرو کر دیں شنٹنگ اور زیادہ پاور کے انجن کے انتظامات کر دئے۔ کسٹم والوں نے اپنے تمام عملہ کے ساتھ آٹھ دس زائد کارکنان کو اٹاری ریلوے سٹیشن سے ہی گاڑی کے اندر قافلہ کی چیکنگ پر متقرر کر دیا۔ چنانچہ ٹرین کے امرتسر پہنچنے تک یہ شعبہ اپنا کام مکمل کر چکا تھا۔ یا قریباً مکمل کر چکا تھا۔ محکمہ پولیس نے بھی انڈوسمنٹ یا سٹامپ کروا ... ... کر کے ... ریلوے سٹیشن امرتسر پر اندراجات جلد مکمل کر لئے اس تعاون کے نتیجہ میں تمام احباب بسہولت ریزرو بوگیوں میں سوار ہو گئے اور یہ ریزرو بوگیاں پٹھانکوٹ کی ٹرین کے ساتھ لگا دی گئیں۔ اور بٹالہ پہنچ کر قادیان کی ٹرین کے ساتھ لگا دی گئیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر ان سب محکموں کا خاص تعاون نہ ہوتا تو قافلہ رات کی گاڑی سے قادیان نہ پہنچ سکتا اس لئے میں تینوں محکموں کے تمام کارکنوں کا بالعموم اور مندرجہ ذیل افسروں کا بالخصوص شکریہ ادا کرتا ہوں:۔

۱- سردار ہر دیال سنگھ صاحب ڈی ایس پی امرتسر
۲- شری بیری صاحب سپرنٹنڈنٹ کسٹم امرتسر
۳- شری این این پراشر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کسٹم امرتسر
۴- شری آر۔ این پوری اسسٹنٹ آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ ریلوے فیروزپور
۵- شری بی آر ملہوترہ سٹیشن ماسٹر امرتسر
۶- شری کشن چند اے ٹی ایس امرتسر

قادیان ریلوے سٹیشن سے محلہ احمدیہ تک قافلہ کو سامان سمیت پہنچانے میں رات کی سخت سردی کے باوجود بعض مقامی غیر مسلم دوستوں نے خاص تعاون دیا اور فری بس سروس کے ذریعہ مہمانوں کو زیادہ سے زیادہ آرام پہنچانے کی کوشش کی۔ قادیان ریلوے سٹیشن کے عملہ نے بھی ہر طرح تعاون کیا میں ان سب لوگوں کے اس حسن سلوک کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے دل سے ان کا شکریہ ادا کرنا اپنا اخلاقی اور مذہبی فرض سمجھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا ان سب کو نیک بدلہ دے۔

جلسہ سالانہ کے مبارک موقعہ پر جناب کنور رونديپ سنگھ صاحب آئی پی سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور - جناب ڈی ایس پی صاحب بٹالہ - شری آئی پی آنند صاحب علاقہ مجسٹریٹ بٹالہ - شری پانڈے صاحب تحصیلدار بٹالہ جناب سردار سنت سنگھ صاحب سابق نائب تحصیلدار بٹالہ نے جس طرح ہمارے جلسہ میں دلچسپی لی۔ تقاریر کو سنا اور امن قائم رکھنے اور دیگر سہولیات بہم پہنچانے میں جماعت سے تعاون کیا اس کے لئے میں ان سب کا شکرگذار ہوں۔

اسی طرح انچارج چوکی پولیس سردار سیوا سنگھ صاحب اور سیکورٹی سٹاف لوکل اور ضلع نے بھی امن کے برقرار رکھنے اور قافلہ کے پاسپورٹوں کے اندراج وغیرہ انتظامات احسن طریق پر سرانجام دینے میں بہت اچھا تعاون دیا۔ جس کے لئے میں ان سب کا شکرگذار ہوں۔

نیز ان سب سکھ اور ہندو دوستوں کا جو بٹالہ گورداسپور اور قادیان کے اردگرد کے دیہات سے اپنے ضروری کاموں کا حرج کر کے آئے اور جلسہ کی رونق بڑھانے کا موجب ہوئے ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

امرتسر کے پولیس اور کسٹم حکام میرے مکرر شکریہ کے مستحق ہیں اور ریلوے حکام بھی۔ کیونکہ انہوں نے قافلہ کی واپسی پر بھی ہر ممکن سہولت بہم پہنچائی۔

دعا ہے کہ خدا ان سب کو ان کے تعاون اور ہمدردی کا بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر ماہ دسمبر سے ختم ہے

نمبر شمار	نمبر خریداری	نام و پتہ	کب سے ختم ہے
۱-	۱۱۹۳	مکرم پی احمد علی صاحب مرکرہ میسور	۲۹ دسمبر ۱۹۶۰
۲-	۱۸۴۳	〃 قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر	〃
۳-	۱۸۴۴	〃 اسے اے خانہ پوری صاحب بلگام بمبئی	〃
۴-	۱۱۸۷	〃 حکیم محمد الدین صاحب مبلغ حیدرآباد دکن	〃
۵-	۱۲۲۹	〃 محمد عبداللہ صاحب بٹ رشی نگر کشمیر	〃
۶-	۱۲۰۵	〃 احمد اللہ صاحب فاضل شوپیاں 〃	〃
۷-	۱۲۲۹	〃 مرزا عطاء الرحمٰن صاحب میگاڈی افریقہ	〃
۸-	۱۳۰۹	〃 بیگم 〃 〃 〃	〃
۹-	۱۱۸۲	〃 ایم عبدالقادر صاحب کوٹار مالاباد	〃
۱۰-	۱۱۵۴	〃 سی کے عبداللہ صاحب کوڈالی 〃	〃
۱۱-	۱۵۵۸	〃 پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب شیلانگ آسام	〃
۱۲-	۱۱۳۱	〃 محمد عثمان صاحب سورب میسور	〃
۱۳-	۱۱۰۹	〃 ڈاکٹر محمد سعید صاحب ایم بی بی ایس جے پور راجستھان	〃
۱۴-	۱۳۲۸	〃 محمد عبدالغنی صاحب چنت کنٹہ آندھرا	〃
۱۵-	۱۱۸۰	〃 حاجی عبدالقدوس صاحب شاہجہانپور یوپی	〃
۱۶-	۱۵۸۶	〃 ٹی محمد صاحب تیلی چیری مالاباد	〃
۱۷-	۱۶۱۳	〃 سید حسین صاحب ذوقی حیدرآباد دکن	〃
۱۸-	۱۴۱۹	〃 خواجہ محمد صدیق صاحب فانی پونچھ کشمیر	〃
۱۹-	۱۴۹۱	〃 والدہ شاہ شکیل احمد صاحب آرہ بہار	〃
۲۰-	۱۳۰۰	〃 مولوی احمد الدین صاحب گرسائی پونچھ	〃
۲۱-	۱۲۸۳	〃 سید کریم بخش صاحب کلکتہ	〃
۲۲-	۱۲۴۲	〃 سید فضل احمد صاحب گیا بہار	〃
۲۳-	۱۳۳۶	〃 غفار خان صاحب کنجی میسور	〃
۲۴-	۱۹۱۷	〃 سید محمود احمد صاحب کٹک اڑیسہ	〃
۲۵-	۱۳۱۹	〃 اللہ دتہ صاحب گنانی یوگنڈا افریقہ	〃
۲۶-	۱۶۲۰	〃 سید داؤد احمد صاحب مظفرپور بہار	〃
۲۷-	۱۷۸۵	〃 محمد حنیف صاحب سہارنپور یوپی	〃
۲۸-	۱۱۳۶	〃 محمد نعیم صاحب باسودیو پور بہار	〃
۲۹-	۱۹۸۶	〃 عطاء الرحمٰن خان صاحب کٹک اڑیسہ	〃
۳۰-	۱۲۷۷	〃 ایس اے صالح صاحب 〃	〃
۳۱-	۱۴۵۷	〃 ایم یوسف صاحب باندرہ بمبئی	〃
۳۲-	۱۶۱۸	〃 سید غلام ابراہیم صاحب کیندرہ پاڑا اڑیسہ	〃

اطلاع

اندرون و بیرون ہند کے جن احباب نے ڈاکٹر صاحب کی طرف جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دعا کے لئے خطوط تار وصول ہوئے تھے اجتماعی دعا میں ان سب کو داخل کر دیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔
امیر جماعت احمدیہ قادیان